اجرا ۲۷ / ۱ / ۴۵ ھ
وارد ۲۳ / ۱ / ۴۵ ھ

(1891)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

نافرمان اولاد کو اگر باپ اپنی زندگی میں محروم کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اور دوسری بات

سے مال کمایا ہو اور کچھ مال اسے دادا کی میراث میں ملا ہو تو کیا جو باپ نے اپنی محنت۔

محروم کر سکتا ہے

براہ کرم جلد جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

دار الافتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام درج ذیل مسائل کے بارے میں کہ: نافرمان اولاد کو اگر باپ اپنی زندگی میں محروم کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر باپ نے اپنی محنت سے مال کمایا ہو اور کچھ مال اسے دادا کی میراث میں ملا ہو تو کیا جو باپ نے اپنی محنت سے کمایا ہوا اس میں نافرمان بیٹے کو محروم کر سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ انسان اپنی زندگی میں اپنے مال و جائیداد کا مکمل طور پر مالک ہوتا ہے اور اس کو اپنے مال میں ہر قسم کے جائز تصرف کا شرعاً اختیار ہوتا ہے، اس کی زندگی میں اس کے مال و جائیداد میں کسی کا کوئی حق وابستہ نہیں ہوتا۔ چنانچہ اگر وہ اپنی مال و جائیداد اپنی اولاد کے درمیان زندگی میں ہی تقسیم کرنا چاہتا ہو تو وہ شرعاً تقسیم میراث نہ ہوگی، بلکہ وہ شرعاً ہبہ (گفٹ) ہوگا، اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے ذمے فرائض (مثلاً: کسی کا قرض ہو، حج وزکوۃ وغیرہ کی ادائیگی رہ گئی ہو) کی ادائیگی کرے اس کے بعد کچھ مال و جائیداد اپنی آئندہ کی گزر بسر کے لئے رکھ لے تاکہ بعد میں کسی کا محتاج نہ ہو اس کے بعد بقیہ جائیداد تمام اولاد کے درمیان برابر تقسیم کرے نہ کسی کو محروم کرے اور نہ ہی کسی کے حصے میں بلاوجہ کمی بیشی کرے ورنہ وہ گنہگار ہوگا۔ تاہم اگر اپنی اولاد میں سے کسی کو دینداری، خدمت گزاری اور غربت وغیرہ کی بناء پر کچھ زیادہ دینا چاہتا ہو تو اس کی اجازت ہے۔

البتہ اگر ایسی نافرمان اولاد جس کے بارے میں باپ کو غالب گمان ہو کہ وہ اس مال کو لے کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کاموں میں صرف کرے گی تو ایسی صورت میں محروم کرنے کی گنجائش ہے، تاکہ گناہ کے کاموں میں ان کے ساتھ تعاون کی صورت نہ بنے۔ لیکن بعض اہل علم کی رائے کے مطابق بہتر یہ ہے کہ نافرمان اولاد کو بالکلیہ محروم نہیں کرنا چاہیے (کیونکہ بسا اوقات محروم کر دینا اس نافرمان اولاد کو مزید باغی بنا دیتا ہے، جس کی وجہ سے وہ اولاد مزید ضدی ہو جاتی ہے)۔ بلکہ ان کے بنیادی اخراجات اور ضروریات کے بقدر کچھ حصہ دے دینا چاہیے، جس کے نتیجے میں عین ممکن ہے کہ وہ کچھ سوچنے پر مجبور ہو جائے اور اس کی اصلاح کی امید پیدا ہو سکے۔ یاد رہے کہ مذکورہ بالا تفصیل زندگی میں اپنی جائیداد تقسیم کرنے سے متعلق ہے لیکن اگر کوئی آدمی اپنی اولاد میں سے کسی کو عاق کر دے کہ میری جائیداد میں میرے مرنے کے بعد کوئی حصہ نہیں ہوگا، اس کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں بلکہ وہ وارث بنے گا۔

دار الافتاء

مشكاة المصابيح: (رقم الحديث: ٣٠١٩)، مط: المكتب الإسلامي.

وعن النعمان بن بشير أن أباه أتى به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: إني نحلت ابني هذا غلاما فقال: «أكل ولدك نحلت مثله؟» قال: لا قال: «فأرجعه».

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح» (٢٠٠٩/٥، ٢٠٠٨)، مط: دار الفكر.

فقال: إني نحلت): .....أي: وهبت وأعطيت (ابني هذا غلاما) أي: عبدا قال في النهاية: النحل العطية والهبة ابتداء من غير عوض ولا استحقاق..... قال: أعطيت سائر ولدك مثل هذا») أي: باقي أولادك مثل هذا الإعطاء وهو بحذف الاستفهام مع أنه يمكن أن يقرأ بهمزة ممدودة (قال: لا، قال: فاتقوا الله) أي: حق تقواه أي: ما استطعتم (واعدلوا بين أولادكم) : وفي خطاب العام إشارة إلى عموم الحكم.

الفتاوى الهندية: (٣٩١/٤)، مط: دار الفكر.

ولو كان ولده فاسقا وأراد أن يصرف ماله إلى وجوه الخير ويحرمه عن الميراث هذا خير من تركه، كذا في الخلاصة.

البحر الرائق: (٢٨٨/٧)، مط: دار الكتاب.

وفي الخلاصة المختار التسوية بين الذكر والأنثى في الهبة ولو كان ولده فاسقا فأراد أن يصرف ماله إلى وجوه الخير ويحرمه عن الميراث هذا خير من تركه لأن فيه إعانة على المعصية ولو كان ولده فاسقا لا يعطي له أكثر من قوته.

تكملة حاشية ابن عابدين: (١١٦/٨)، مط: دار الفكر.

الارث جبري لا يسقط بالاسقاط.

والله اعلم بالصواب

محمد انس طیب عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

۲۷/ محرم الحرام /۱۴۴۵ھ

۱۵/ اگست /۲۰۲۳ء

الجواب صحیح

بندہ محمد یونس لغاری عفا اللہ عنہ

مفتی جامعہ اشرف المدارس کراچی

۲۷/ محرم الحرام /۱۴۴۵ھ

الجواب صحیح

احسان اللہ عفا اللہ عنہ

۲۷/۱/۱۴۴۵ھ

الجواب صحیح

بندہ عبد اللہ سلیم عفا اللہ عنہ

۲/۲/۱۴۴۵ھ

فتوی نمبر ۲۳۶-۴۹

مورخہ ۱۱-۲-۱۴۴۵ھ

29.8.2023